© rasailojaraid.com

اسلامی عملداری میں کفار ومشرکین سے تعلقات کی شرعی حیثیت

مشرکین مکہ سے صلح:

صالح النبی صلی اللہ علیه وسلم المشرکین یوم الحدیبیة

(رواہ البخاری)

رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے روز مشرکین سے صلح فرمائی (بخاری شریف)

حدیث شریف میں وارد ہے

الصلح جائز بین المسلمین الا صلحا احل حراما او حرم حلالا

یعنی مسلمانوں کو کفار ومشرکین سے صلح کرنا جائز ہے مگر نہ ایسی صلح جو خدا کے حرام کو حلال اور حلال کو حرام بنادے۔

مذہبی سیاسی علماء کرام انصاف کریں کہ اگر وہ قوم ہنود سے معاہدہ یا مصالحت کررہے ہیں تو موالات کا انھیں کب حق حاصل ہے یا انھیں ہولی اور رام لیلا میں شریک ہونے کی کہاں اجازت کیا حلال کو حرام اور حرام کو حلال کردینا چودھویں صدی کے سیاسی علماء کو کسی آیۃ حدیث سے معلوم ہوا ہے تو براہ کرم اسے پیش فرمائیں۔

اجارہ:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اعطی خیبر الیهود علی ان یعملوها ویزرعها ولهم شطر ماخیرج منها (رواہ البخاری)

خیبر کی زمین رسول اللہ ﷺ نے وہاں کے یہودیوں کو اس شرط پر عطا فرمائی کہ وہ جوتیں بوئیں حق محنت وکاشت کا پیداوار میں نصف حصہ ان کا ہوگا۔ (بخاری شریف)

رہن:

لقد رهن النبی صلی اللہ علیه وسلم درعاله بالمدینة عند یهودی

☆ [illegible] ☆
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

و اخذ شعیر الاھلہ (رواہ البخاری)

رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے ایک یہودی کے پاس اپنی زرہ گروی رکھی اور اس سے خرچ ازواج مطہرات کے لئے لیا (بخاری شریف)

کافر کا کام انجام دے کر اجرت لینا:

جلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی ینزع للیھودی کل دلو بتمرۃ حتی اجتمع لہ شئی من تمر (الریاض)

حضور ﷺ تشریف فرما ہوئے اور حضرت مولی علی کرم اللہ وجہہ یہودی کا پانی کھینچنے لگے اس حساب سے کہ فی ڈول ایک کھجور یہاں تک کہ تھوڑی کھجوریں جمع ہو گئیں۔

کافر کو نوکر رکھنا:

استاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن اریقط الدولی و کان کافرا (ابن خلدون و ابن ہشام)

رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ ابن اریقط کو نوکر رکھ لیا اور وہ کافر تھا۔

کافر سے قرض لینا:

وعن علی ان یھودیا کان یقال لہ فلاں حبر کان لہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنانیر فتقاضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ یایھودی ماعندی ما اعطیک قال فانی لاافارقک فقالوا یارسول اللہ یھودی یحبسک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغنی ربی ان اظلمہ معاھدا وخیرہ الخ (مشکوٰۃ)

مولی علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی جسے یہودیوں کا عالم کہا جاتا تھا اس کی کچھ اشرفیاں رسول اللہ ﷺ کے ذمہ آتی تھیں اس نے تقاضا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کیا آپ نے فرمایا اس وقت میرے پاس نقد نہیں جو تجھے دوں اس نے کہا کہ جب تک آپ ادا نہ فرمائیں گے میں آپ کو اٹھنے نہ دوں گا۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا ایک یہودی کی یہ مجال ہے کہ وہ آپ کو روک لے آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے میرے رب نے یہی حکم دیا ہے کہ میں کسی پر ظلم نہ کروں خواہ وہ فریق معاہد ہو یا غیر معاہد۔

کافر کا علاج کرنا دوا بھیجنا:

براء ملاعب الاسنه ارسل الی النبی صلی الله علیه وسلم انی قد اصابنی وجع احسبه قال یقال له الدبیله بابعث الی بشی اتداوی به فارسل الیه النبی صلی الله علیه وسلم بعکة عسل وامره ان یستشفی (روض الانف)

براء نے جس کا لقب ملاعب الاسنہ ہے یہ التماس پیش کی کہ مجھے پیٹ کی بیماری نے ستا رکھا ہے جسے دبیلہ کہتے ہیں آپ کے پاس اگر کوئی دوا ہو تو بھیج دیجئے آپ نے ایک مشکیزہ شہد کا اسے بھیج دیا اور حکم دیا کہ اسی سے اپنا علاج کر۔

واضح ہو کہ یہ اس وقت ایسا سخت کافر شریر النفس تھا جس کے بھیجے ہوئے تحفہ کو رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرما کر رد فرمایا کہ یہ تحفہ نہیں ہے مداہنت کی درخواست ہے لیکن دوا بھیجنے سے اغماض نہ فرمایا۔

وقد رد هدية الی براء ملاعب الاسنه وقال ان نهیت عن زبد المشرکین (قال صاحب روض الانف) قوله علیه السلام عن زبد المشرکین ولمه یقل عن هدیتهم یدل علی انما کره ملاینتهم و مداحسنتهم کان الزبد مشتق من الزبد کما ان المداهنة مشتقة من الدهن ٥.

براء ملاعب الاسنہ کا ہدیہ آپ نے رد فرما دیا اور ارشاد ہوا کہ مجھے مشرکین سے چکنی چپڑی باتیں کرنے سے منع کیا گیا ہے صاحب روض الانف فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زبد مشرکین کو منع فرمایا اور یہ نہ فرمایا کہ ان کے ہدیہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لینے سے منع کیا گیا ہوں اس سے یہ معلوم ہوا کہ آپ نے مداہنت کو برا جانا اس لئے کہ لفظ زبد مشتق ہے زبد بمعنی مسکہ سے جیسا کہ مداہنت مشتق ہے لفظ دہن بمعنی روغن سے۔

ہدیہ دینا اور مشرک سے ہدیہ طلب کرنا:

اھدی الی ابی سفیان عجرة واستھداہ ادمافاھداہ ابو سفیان وھو علی شرکہ(روض الانف)

رسول پاک ﷺ نے ابوسفیان کو مدینہ طیبہ کی بہترین کھجور عجوہ ہدیہ بھیجی اور اس سے مصالحہ یعنی نان خورش ہدیہ طلب فرمایا ابوسفیان نے مصالحہ بھیجا حالاں کہ وہ اس وقت تک مشرک تھے۔

کافر کا ہدیہ قبول کرنا:

المقوقس صاحب الاسکندریہ کتب بعثت الیک بجاریتین لھما مکان فی القبط عظیم وقد اھدیت لک کسرة وبغلة ترکبھا ولمہ یزد علی ھذا ولم سلم فقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھدیتہ و اخذ الجاریتین ماریة ام ابراھیم بن رسول اللہ واختھا شیرین وبغلة بیضاء وھی دلدل وقال رسول اللہ ضن الخبیث بملکہ ولا بقاء لمسلکہ (طبقات ابن سعد)

مقوقس شاہ اسکندریہ نے بجواب فرمان نبوی جو خط لکھا اس میں یہ بھی تھا کہ میں حضور کے لئے کچھ کپڑا بھیجتا ہوں اور ایک سفید بغلہ اس پر حضور ہی سوار ہوں اور دو جاریہ لیکن مقوقس اسلام نہ لایا۔تحفہ آپ نے قبول فرمایا بغلہ سفید دیار حرب میں نایاب تھا اس کا نام آپ نے دلدل رکھا جاریہ میں سے ایک کا نام ماریہ تھا جن کے بطن سے سیدنا ابراہیم ابن رسول اللہ ﷺ پیدا ہوئے تھے دوسری کا نام شیریں تھا...... لیکن اس کے اسلام نہ لانے پر آپ نے فرمایا خبیث

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سلطنت کے خیال سے ایمان نہ لایا حالاں کہ ملک وسلطنت اس کا باقی رہنے والا نہیں ہے۔

دوسری روایت:

ثمه هرقل كتب كتابا و ارسله مع دحية يقول فيه لنبى صلى على الله عليه وسلم انى مسلم ولكنى مغلوب على امرى وارسل اليه بهدية فلما قرئا النبى صلى الله عليه وسلم كتابه قال كذب عدو الله ليس بمسلم بل هو على نصرانيته وقبل هديته وقسمها بين المسلمين (روض الانف)

ہرقل نے جواب لکھ کر حضرت دحیہ کے حوالہ کیا اس میں یہ لکھا تھا کہ میں مسلمان ہوں لیکن رعایا سے مغلوب ہوں ایمان کا اظہار کرنہیں سکتا۔ جواب کے ساتھ کچھ تحفہ بھی بھیجا تھا رسول اللہ ﷺ نے جواب ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا خدا کا دشمن جھوٹا ہے وہ مسلمان نہیں بلکہ وہ اپنی نصرانیت ہی پر ہے ہدیہ قبول فرمایا اور مسلمانوں میں اسے تقسیم فرمادیا۔

مقوقس نے جو ہدیہ بھیجا تھا اس میں ذات مبارک کی تخصیص کردی تھی اس لئے اسے رسول اللہ ﷺ نے تقسیم مسلمانوں پر نہ فرمایا لیکن ہرقل نے تحفہ بھیجا اور اس میں تخصیص نہ تھی اس لئے اسے آپ نے تقسیم فرمادیا۔ کافر کا ہدیہ ایک قسم مال غنیمت میں سے ہے عنقریب مسائل فقہیہ سے واضح ہوگا۔

تیسری روایت:

راى عمر حلة سيراء تباع فقال يارسول الله ابتع هذه والبسها يوم الجمعة و اذا جاءك الوفود قال انما يلبس هذه من لاخلاق له فاتى النبى صلى الله عليه وسلم منها فارسل الى عمر بحلة فقال البسها وقد قلت فيها ما قلت قال انى لم اعطكها لتلبسها ولكن لبتيعها وتكسوها فارسل عمر الى اخ له من اهل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مكة قبل ان يسلم (رواه البخاری)

عمر فاروقؓ نے ریشمی مخطط حلہ بازار میں فروخت ہوتے دیکھ کر رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ایک حلہ اپنے لئے خرید لیں جب کوئی وفد آئے یا جمعہ کا دن ہو تو اسے زیب تن فرمائیے۔ آپ نے فرمایا کہ اے عمر ایسا لباس تو اس کے لئے ہے جسے عالم آخرت میں کچھ حصہ اور نصیب نہیں۔ پھر کہیں سے وہی حلے خدمت اقدس میں تحفہ پہونچے آپ نے ان میں سے ایک حلہ فاروق اعظم کے پاس بھیجدیا حضرت عمر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس کپڑے کا میرے پاس کیا مصرف رہا جب کہ اس کے متعلق آپ نے ایسا ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے عمر میں نے اس غرض سے تمھیں نہیں دیا کہ تم اسے خود پہنو بلکہ یہ کہ تم اسے بیچ کر نفع حاصل کرو یا دوسرے کسی کو دے کر احسان و نیکی کرو عمر فاروق نے اپنے بھائی کو جو مکہ میں تھے اور ہنوز ایمان نہ لائے تھے بھیج دیا۔

نفع مسلمین کے خیال سے کافر کو مال دینا:

غزوہ خندق میں جب کہ کفار نے ایک بہت بڑی جمعیت سے مدینہ طیبہ کا محاصرہ کرلیا تو اس وقت رسول اللہ ﷺ نے کفار سے اس امر پر صلح فرمانے کا ارادہ ظاہر کیا کہ مدینہ کے نخلستان کا ایک ثلث پھل انھیں سالانہ دیا جائے گا صلح کی کتابت ہوگئی لیکن گواہی وغیرہ ہنوز باقی تھی آپ نے سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ انصاری سے مشورہ طلب فرمایا ان انصاریوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر یہ ایسا امر ہے کہ جسے آپ پسند فرماتے ہیں تو ہم راضی ہیں اور اگر اللہ تعالی نے حکم فرمایا ہے تو پھر تعمیل حکم الہی بسر و چشم اور اگر ہمارا نفع مقصود ہوتا کہ دشمنوں کے حملہ سے ہم محفوظ رہیں تو پھر انھیں ایک کھجور بھی نہ دینا چاہئے حالت کفر میں تو کفار مکہ ہم سے بلا قیمت نہ لے سکے اور اب کہ اسلام ہم میں آیا اور ہمیں حضور کے وجود باوجود کی عزت وقوت حاصل ہوئی وہ کھجور کے عوض تلوار کی دھار اور نیزے کی نوک البتہ ہم سے پاسکیں گے آپ نے یہ جواب سن کر صلح نامہ چاک فرمادیا۔ صاحب الروض الانف اس واقعہ کو لکھ کر تحریر فرماتے ہیں۔

وفيه من الفقه جواز اعطاء المال للعدو اذا كان فيه نظر المسلمين

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

واحتياطا لهم وقد ذكر ابو عبيد هذا الخبر وانه امر معمول به وذكر ان معاوية صالح ملك الروم عن الكف عن ثغور الشام بمال دفعه اليه قيل كان الف دينار۔

اس سے فقہ کا یہ مسئلہ مستنبط ہوتا ہے کہ کافر کو مسلمانوں کے نفع اور احتیاط سے رہنے کے لئے روپیہ دینا جائز ہے اور ابو عبید نے روایت کیا ہے کہ یہ ایسا امر ہے جس پر عمل بھی ہوا ہے حضرت امیر معاویہ نے ایک لاکھ اشرفی روم کے بادشاہ کو اس غرض سے عطا فرمائی تھی کہ سرحد شام پر حملہ آوری نہ کی جائے۔

کافر کے ساتھ رفق ومدارات:

ان عائشة زوج النبى صلى الله عليه وسلم قالت دخل رهط من اليهود على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا السام عليكم قالت عائشة ففهتهما فقلت عليكم السام واللعنه قالت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مهلايا عائشة ان الله يحب الرفق نى الامر كله (وفى رواية) عليك بالرفق واياک والعنف والفحش (رواہ البخاری)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہودیوں کی ایک جماعت رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئی اور زبان دبا کے السلام علیکم کی جگہ السام علیکم کہا یعنی تم پر موت آئے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے یہودیوں کی شرارت سمجھ لی اور پردے کے پیچھے سے جواب دیا تمھیں موت آئے اور تم پر خدا کی لعنت ہو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ درگزر کرو ان کی شرارتوں کا خیال نہ کرو بیشک اللہ ہر کام میں نرمی وملائمت پسند فرماتا ہے۔

(بخاری شریف)

مدارت کی دوسری روایت:

عن عائشة ان رجلا استاذن على النبى صلى الله عليه وسلم فلما

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رآه قال بئس اخو العشيرة وبئس ابن العشيرة فلما جلس تطلق النبي صلى الله عليه وسلم في وجهه وينبسط اليه فلما انطلق الرجل قالت له عائشة حين رايت الرجل قلت كذا وكذا ثمه تطلقت في وجهه وانبسط اليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عائشته متى عاهدتني فحاشا ان شر الناس عندالله منزلة يوم القيامة من تركه الناس اتقاء شره (رواه البخاری)

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے حاضری کی اجازت طلب کی آپ نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ اپنے خاندان کا برا شخص ہے لیکن جب وہ حضوری میں حاضر ہوکر بیٹھا تو آپ خندہ روہوکراور کھل کر ملے۔ جب وہ چلا گیا تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ دیکھ کر تو آپ نے اسے ایسا فرمایا تھا پھر آپ خندہ رو کھل کر اس سے ملے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ تم نے مجھے فحش گو کب پایا بیشک خدا کے نزدیک ایسا شخص بہت ہی برا ہے جسے لوگ اس کی فحش گوئی کی وجہ سے چھوڑ دیں۔ (بخاری شریف) کسی کی بری عادت کو اس خیال سے اگر ظاہر کردیا جائے کہ لوگ آگاہ ہوکر اس کے شر وبدی سے محفوظ رہیں تو یہ جائز ہے اسی غرض سے آپ نے ایک کلمہ فرمادیا کہ اپنے قبیلہ وخاندان میں یہ بزا شخص ہے لیکن ملاقات وگفتگو میں انبساط واخلاق سے یہ سبق امت کو دیا گیا کہ مدارات برے کے ساتھ انتہا یہ کہ کافر کے ساتھ بھی کرنا چاہیے۔

فقہائے کرام کی تحقیقات:

اب ملاحظہ ہو جس سے معلوم ہوگا کہ وہ کون سے امور ہیں جنہیں کافر کے ساتھ مومن کاعمل میں لانا جائز ومباح ہے۔

دشمن کے ملک میں بغرض تجارت جانا:

اذا خرج للتجارة الى ارض العدو بامان فان كان امر لا يخاف

ان العصا من العصية خشت اول چون نهد معمار کج ...... تا ثریا می رود دیوار کج

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علیہ منہ وکانوا قوما یوفون بالعهد یعرفون بذالک وله فی ذالک منفعة فلا باس(محیط)

جب کوئی مسلمان بغرض تجارت دشمن کے ملک میں اماں لے کر جائے تو اگر ایسا امر ہو جس سے کوئی اندیشہ نہیں اور وہ لوگ عہد پورا کرتے ہوں اور ایفائے عہد میں مشہور ہوں اور اس تجارت میں مسلمان کا نفع ہوتا ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔

دارالحرب میں کس قسم کی بیع حیوان کی اجازت ہے:

اذا اراد المسلم ان یدخل دار الحرب بامان للتجارة لم یمنع ذالک منه وکذالک اذا اراد حمل الا متعة الیهم فی البحر فی الفینة لا یمنع من ادخال البغال والجیر والثور والبعیر(هندیه)

جب مسلمان دارالحرب میں بغرض تجارت اماں لے کر جانے کا ارادہ کرے تو وہ اس ارادے سے روکا نہ جائے گا۔ یہ حکم ہے اگر کشتی پر سامان لاد کر سفر دریا طے کر کے دارالحرب میں مال تجارت لے جائے۔ خچر گدھا بیل اور اونٹ کے لیجانے میں مضائقہ نہیں۔

دارالحرب سے کس قسم اجناس کے بیع کی اجازت ہے:

فان کان خزامن ابریشم او ثیابا رقاقا من القز فلا باس بادخالها الیهم ولا باس بادخال الصفر والشبه الیهم لان هذا لا یستعمل للسلاح (هندیه)

اگر ریشمی کپڑے خز کے یا باریک کپڑے قز کے لیجائے تو کچھ حرج نہیں اسی طرح دھات کی قسم میں سے صفر و شبہ دارالحرب میں لیجا کر بیچنا ممنوع نہیں کیونکہ ان معدنی اشیاء کا استعمال ہتیار کے لئے نہیں ہوتا۔

گھوڑا اور ہتھیار دارالحرب میں لیجانا منع ہے:

قال محمد لا باس بان یحمل المسلمه الی اهل الحرب ما شاء

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الا الكراع والسلاح (هنديه)

امام محمد علیہ نے فرمایا کہ بغرض تجارت مسلم جو چاہے لادکر اہل حرب کے ملک میں لیجائے لیکن گھوڑا اور ہتیار نہیں (ہندیہ)

دشمن کو ہدیہ بھیجنا:

لو ان عسكرا من المسلمين دخلوا دار الحرب فاهدى اميرهم الى ملك العدو هدية فلا باس به وكذالك لو ان امير الثغور اهدى الى ملك العدو هدية و اهدى ملك العدو اليه هدية (محيط)

اگر مسلمانوں کا لشکر دار الحرب میں داخل ہوا پھر امیر لشکر نے دشمنوں کے بادشاہ کو کچھ تحفہ بھیجا تو اس میں کوئی حرج نہیں اسی طرح مسلمانوں کے امیر سرحد نے دشمنوں کے بادشاہ کے پاس ہدیہ بھیجا یا دشمنوں کے بادشاہ نے مسلمانوں کے امیر سرحد کے پاس ہدیہ بھیجا تو کوئی حرج نہیں۔

دشمن کا ہدیہ مرسل الیہ کس حال میں تقسیم کریگا اور کس حال میں اس کا خاص ہوگا:

قال محمد ما يبعثه ملك العدو من الهدية الى امير جيش المسلمين او الى الامام الاكبر وهو مع الجيش فانه لا باس بقبولها ويصير فيئا للمسلمين وكذالك اذا اهدى ملكهم الى قائد من قوائد المسلمين له منعة ولو كان اهدى الى واحد من كبار المسلمين ليس له منعة يختص هوبها (محيط)

امام محمد نے فرمایا کہ دشمن کے بادشاہ نے سردار لشکر مسلمین کے پاس یا امام اکبر کے پاس ہدیہ بھیجا در آں حالیکہ لشکر ہمراہ ہو تو اس کے قبول کرنے میں کچھ جرج نہیں مسلمانوں کے لئے یہ ہدیہ حکم میں مال غنیمت کے ہے۔ اسی طرح جائز ہے جب ان کا بادشاہ مسلمانوں کے کسی فوجی افسر کے پاس ہدیہ بھیجے در آں حالیکہ قوت مانعہ فوجی اس کے ساتھ ہو اس لئے کہ یہ ہدیہ مسلمانوں کے حق

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں حکم مالِ غنیمت کا رکھتا ہواور اگر مسلمان کے کسی ایسی بڑی کے پاس بھیجا جس کے ساتھ قوت مانعہ نہیں تو یہ ہدیہ اس بڑے کا ذاتی ہوگا اور خاص اسی کا ہوگا۔

کافر کا نوکر رکھنا:

من ارسل اجیراله مجوسینا او خادما فاشتری لحما فقال اشتریته من یهودی او نصرانی او مسلم وسعه اکله (ہدایہ)

کسی نے اپنے مجوسی نوکر یا خادم کو بھیجا اس نے گوشت خریدا اور یہ کہا کہ میں نے یہودی یا نصرانی یا مسلم سے خریدا ہو تو مسلمان کو گنجائش اس گوشت کے کھالینے کی ہو۔

واضح ہو کہ مجوسی و دیگر اہل کفار (سوائے کفار اہل کتاب) کسی کا قتل کیا ہوا جانور مسلمان کو کھانا جائز نہیں۔ اہل کتاب خدا کا نام لے کر ذبح کرتے تھے شریعت نے ان کا ذبیحہ حلال کیا لیکن آج کل نصرانی ذبح نہیں کرتے لہذا ان کا کھانا حرام ہے۔

کافر کی نوکری کرنا:

مسلم اجر نفسہ من مجوسی لاباس بہ (فتاوی امام طاہر بخاری) کسی مسلمان نے مجوسی کی مزدوری کی تو کچھ حرج نہیں۔

کافر کو امور کفار کے لئے مقرر کرنا:

الکافر یجوز تقلیده القضاء لیهکم بین اهل الذمة ذکره زیلعی فی التحکیم (درمختار)

کافر عہدہ قضا پر اس لئے مقرر کر دیا جائے تا کہ ذمیوں کے معاملات ومناقشات کا فیصلہ کرے تو یہ جائز ہے امام زیلعی نے تحکیم میں اس مسئلہ کا ذکر فرمایا ہے۔

انک لا تجتنی من الشوک العنب ☆ ہرگز از شاخ بید بر نخوری خرما نتوان خورد از این خار کہ کشتیم

© rasailojaraid.com